مدینۃ المسیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۵ | ۳ ماہ تبوک ۱۳۲۶ ہش | ۱۷ شوال ۱۳۶۶ھ | ۳ ستمبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۰۳

قادیان ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

موجودہ فتنہ وفساد کے تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا

خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا باغ تباہی سے محفوظ رہیگا

اس وقت قادیان اور اس کے ماحول کی جو حالت ہے۔ اسے لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے۔ بس یوں سمجھنا چاہیئے کہ گویا قادیان ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ جس کے چاروں طرف خطرناک آگ بھڑک رہی ہے۔ اور یہ آگ ایک خاص انداز میں لحظہ بلحظہ قادیان کے قریب آتی جاتی ہے۔ اس وقت ہم لوگ بالکل بے بسی کی حالت میں خدا کے توکل پر قادیان میں بیٹھے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے دلوں میں کوئی گھبراہٹ نہیں بلکہ ہمیں کامل اطمینان حاصل ہے۔ کہ خواہ درمیانی تکالیف کوئی رنگ اختیار کریں۔ خدا کے فضل و کرم سے انجام کار حق و انصاف ہی کی فتح ہوگی اس تعلق میں بعض دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رؤیا کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو حضور نے غالباً ۱۸۹۱ء یا ۱۸۹۲ء میں دیکھا تھا۔ اور یہ رؤیا آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۷۸ تا صفحہ ۵۸۰ پر شائع ہو چکا ہے۔ اس رؤیا کو جو گویا موجودہ حالات کا ایک مکمل نقشہ ہے حضور نے عربی میں درج فرمایا ہے۔ اور حضور کی عبارت کا اردو ترجمہ (جو مولوی ابوالعطاء صاحب نے کیا ہے) درج ذیل کیا جاتا ہے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان ۲/۹/۴۷

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنے کسی کام کے لئے اپنے گھوڑے پر زین کسا ہے۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ میری یہ تیاری کہاں کے لئے ہے اور میرا مقصود کیا ہے ہاں میں اپنے دل میں محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت مجھے کسی خاص امر کے لئے شغف اور شوق ہے۔ سو میں اپنے تیز رفتار گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ اور میں نے اپنے ہمراہ بعض ہتھیار بھی لئے ہیں۔ میں اس وقت اہل تقوےٰ وصلاح کی سنت کے مطابق اللہ تعالےٰ پر کامل توکل رکھتا ہوں۔ لیکن میں سست اور کاہل لوگوں کی طرح نہ تھا۔

بعد ازاں میں نے محسوس کیا کہ مجھے کچھ گھوڑے سواروں کا پتہ لگا ہے جو ہتھیار بند ہو کر مجھے ہلاک و برباد کرنے کے لئے میرے گھر اور مکانات کا قصد کر رہے ہیں۔ وہ گویا مجھے ضرر دینے کے لئے اکٹھے ہو کر آ رہے ہیں۔ اور میں تنہا ہوں۔ بایں ہمہ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ میں نے بجز اس تیاری کے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بطور تعویذ مجھے ملی تھی۔ اور کوئی خود وغیرہ نہیں پہنا ہوا تھا۔ البتہ مجھے اس امر سے نفرت تھی۔ کہ میں خوفزدہ لوگوں کی طرح پیچھے رہنے والوں میں رہوں۔ پس میں تیزی کے ساتھ ایک جہت کی طرف گیا۔ تا اپنے مقصد کو تلاش کروں۔ جو میرے خیال میں دینی اور دنیوی لحاظ سے ایک نہایت اہم اور بڑے ثواب کا کام تھا۔ تب میں نے اچانک ہزارہا سوار گھوڑوں پر دیکھے۔ جو جلد جلد میری طرف بڑھ رہے تھے۔

میں انہیں دیکھ کر شیر کی طرح خوش ہوا۔ اور میں نے انکے مقابلہ اور مزاحمت کے لئے اپنے دل میں طاقت محسوس کی۔ اور میں شکاریوں کی طرح ان کا پیچھا کرنے لگ گیا۔ پھر میں نے تیزی سے ان کے پیچھے اپنے گھوڑے کو ڈالا۔ تا ان کی حقیقت حال معلوم کرسکوں۔ اور مجھے پختہ یقین تھا کہ میں ضرور کامیاب ہونگا۔ سو میں ان لوگوں کے قریب پہونچا تو دیکھا کہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

جناب عبدالرحمٰن صاحب ... پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

وہ میلے کچیلے (دیہاتی) کپڑوں والے اور کریہہ المنظر لوگ ہیں اور ان کی شکل وہیئت مشرکوں کی طرح ہے۔ اور ان کے لباس قانون شکنی کرنے والے فسادیوں کی طرح کے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ لوگ حملہ آوروں کی طرح گھوڑے دوڑا رہے ہیں۔ اور مجھے ان کی شکلیں اسی طرح دکھائی دیں جس طرح بیداری میں دیکھنے والے دیکھتے ہیں۔ میں مسلح سپاہیوں کی طرح جلد جلد ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ گویا میرے گھوڑے کو آسمانی تائید اس طرح چلا رہا تھا۔ جس طرح حدی خواں اپنے اونٹوں کو چلاتے ہیں۔ اور میں اپنے گھوڑے کے خوبصورتی اور چوکسی سے آگے بڑھنے پر تعجب کر رہا تھا۔ بعد ازاں جلد ہی وہ لوگ سرعت سے ہجوم کرتے ہوئے میرے باغ کی طرف بڑھے تا میری طاقت اور تدبیر کا مقابلہ کریں۔ اور میرے پھلوں کو تباہ اور میرے درختوں کو برباد کر دیں۔ اور مفسدوں کی طرح میرے باغ پر ڈاکہ ڈالیں۔ ان لوگوں کا اس طرح میرے باغ میں داخل ہو جانا۔ اور اس میں گھس جانا مجھے وحشت ناک اور دہشت ناک معلوم ہوا۔ اور میں سخت بے چین ہو گیا۔ اور میرا دل مضطرب ہو گیا۔ اور میرے قیاس نے اندازہ لگایا کہ وہ لوگ میرے پھلوں کو برباد کرنے اور میری شاخوں کو توڑنے پھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں اس وقت خیال کرتا تھا کہ یہ وقت مصائب کے ہولناک وقتوں میں سے ایک وقت ہے۔ اور میری زمین دشمنوں کا کیمپ بن رہی ہے۔

میں نے اپنے دل میں خوف زدہ اور بے سامان لوگوں کی طرح ڈر محسوس کیا۔ اور میں جلدی جلدی ان لوگوں کی طرف باغ میں گیا۔ تا اصلیت کا پتہ لگاؤں۔ جب میں اپنے باغ میں داخل ہوا۔ اور میں نے ادھر ادھر اپنی نگاہ دوڑا کر دیکھا۔ اور ان لوگوں کی اصل حالت اور مقام کا پتہ لگانا چاہا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے فاصلہ پر میرے باغ کے وسط میں مردہ لوگوں کی طرح گرے پڑے ہیں۔ تب میری بے چینی دور ہوئی۔ اور مجھے پورا اطمینانِ قلب حاصل ہوا۔ پھر میں جلد اور خوشی خوشی ان کی طرف بڑھا۔ جب ان کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ وہ گویا یک دفعہ ہی موت کا شکار ہو کر ذلت اور مقہوریت کی موت مر چکے ہیں۔ ان کی کھالیں اتاری جا چکی تھیں۔ اور ان کے سر زخمی کئے گئے تھے۔ اور ان کے گلوں پر چھری پھر چکی تھی۔ ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے تھے۔ اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرے ہوئے تھے۔ وہ لوگ اس طرح اچانک لقمۂ اجل بن گئے کہ گویا ان پر بجلی گری ہے۔ اور وہ بالکل بھسم ہو گئے ہیں۔

میں موقعہ پر پہنچ کر ان لوگوں کے گرنے کی جگہ پر کھڑا ہوا۔ اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور میں کہہ رہا تھا کہ اے میرے رب! تیری راہ میں میری جان قربان ہو۔ تو مجھ پر رجوع برحمت ہوا۔ اور تو نے اپنے بندے کی ایسی نصرت فرمائی ہے جس کی نظیر کسی جگہ پائی نہیں جاتی۔ اے میرے رب! تو نے خود اپنے ہاتھ سے ان لوگوں کو قتل کر دیا پیشتر اس کے کہ دو مقابلہ کرنے والے گروہ مقابلہ کرتے یا دو فریق جنگ کرتے۔ یا دو جانباز دستے نبرد آزما ہوتے۔ اے خدا! تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اور تیرے جیسا کوئی ناصر و مددگار نہیں ہے۔ تو نے خود مجھے بچایا اور نجات دی۔ اے ارحم الراحمین خدا! اگر تیری رحمت نہ ہوتی۔ تو میں ان بلاؤں سے نجات نہ پا سکتا۔

اس کے بعد میں بیدار ہوا۔ اور میں شکر گزاری اور انابت الی اللہ کے جذبات سے لبریز تھا۔ فالحمد للہ رب العالمین۔

(آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۲ء صفحہ ۵۷۸-۵۸۰)

موجودہ ایام میں جماعت احمدیہ کا نہایت اہم فرض

قیامِ امن کے لئے ملکی حکومت کی پوری پوری امداد کی جائے

اب جبکہ یکم ستمبر سے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں نے ملک میں قیام امن کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ کہ دونوں حکومتیں امن قائم کرنے میں جلد از جلد کامیاب ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ اپنے اس فرض کو اچھی طرح جانتی ہے۔ کہ جو حکومت قانون سے کسی ملک میں قائم ہو ہمیشہ اس کی وفادار رہے۔ اور قیام امن نیز حکومت کے دوسرے کاموں میں پوری پوری طرح ملکی حکومت سے تعاون کرے۔ اور تمام بدامنی پھیلانے والی باتوں کا قلع قمع کرنے میں حکومت کا ساتھ دے۔ اس لئے ہم تمام احمدی احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ خواہ وہ ہندوستان کے باشندے ہوں یا پاکستان کے اس وقت ان کا یہ نہایت اہم فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اپنا جان و مال قربان کر کے بھی اپنی ملکی حکومت کو امن کے قائم کرنے میں امداد دیں۔ اور پناہ گزینوں کو خواہ وہ ہندو ہوں یا سکھ۔ مسلمان ہوں یا عیسائی مدد بہم پہنچانے میں دریغ نہ کریں۔ اور اس کام میں ملکی حکومت کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کہ جو فتنہ و فساد کی آگ پنجاب میں بھڑک رہی ہے۔ اس کو جلد از جلد بجھا دے۔ آمین

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء۔ الہام:-

ایام غضب اللہ (غضب الٰہی کے دن) فرمایا جب یہ وحی ہوئی تو میں غضب الٰہی سے ڈر گیا۔ اور میں نے دعا کی تب یہ وحی ہوئی:- غضبتُ غضباً شدیداً (میں سخت غضبناک ہوا) پھر دعا کی تو وحی نازل ہوئی:- انہ ینجی اهل السعادة (وہ سعید لوگوں کو نجات دیا کرتا ہے) اس کے بعد یہ وحی ہوئی انی انجی الصادقین (میں یقیناً راستبازوں کو نجات دوں گا۔ [illegible])

(۲) اکتوبر ۱۹۰۳ء الہام:-

الفتوح تترا امر من السماء امر من الله العزيز الاكرم.... الله اذى القرابة (ترجمہ) [illegible] طرح کے اسباب جائیں تعف کی جا بجی ہوگی۔ یہ امر آسمان پر قرار پا چکا ہے۔ اس خدا کا امر ہے جو غالب اور بزرگ ہے.... وہ اس گاؤں کو جو قادیان ہے کسی قدر ابتلا کے بعد اپنی پناہ میں لے لیگا۔

(تذکرہ ۴۵۹)

صحابۂ کرام کا عدیم النظیر ایمان

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

تیرہ سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی مٹھی بھر جماعت کو ان کے مخالفین نے سخت ظلم و ستم اور جور و جفا کا تختۂ مشق بنایا۔ کوئی دکھ اور کوئی تکلیف اور کوئی ایذا ایسی نہیں جو ان کو نہ دی گئی۔ ان کی عورتوں کو نہایت بے دردی اور بے رحمی سے موت کے گھاٹ اتارا گیا ان میں سے بعض کو سخت دوپہر میں تپتی ہوئی ریت پر اور بعض کو جلتے ہوئے انگاروں پر لٹایا گیا۔ ان کا مکمل بائیکاٹ کیا گیا تین سال تک انہیں شعب ابی طالب میں محصور رہنا پڑا اور ہر طرف ان کے پہرہ لگا دیا گیا۔ کہ کوئی انہیں خوردنی اشیاء نہ پہنچا سکے۔ اور شدت بھوک کی حالت میں انہیں درختوں کے پتوں پر گذارہ کرنا پڑا اور کئی دفعہ انہیں اپنی قوم کے ظلم سے تنگ آکر وطن چھوڑنا پڑا۔ جب ان پر عرصہ حیات تنگ ہو گیا اور مکہ میں ان کے زندہ رہنے کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ تو منشاء الٰہی کے ماتحت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس مظلوم اور بے کس اور بے یار و مددگار چھوٹی سی جماعت کو ان کے خونخوار دشمنوں کے مقابل میں دفاع کے لئے تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ چنانچہ اس بارہ میں جو پہلا حکم الٰہی نازل ہوا وہ یہ ہے۔ اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز (الحج) یعنی ان لوگوں کو اب اجازت دی جاتی ہے۔ اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے کہ وہ بھی اپنے ان دشمنوں کا جنہوں نے ان سے جنگ شروع کی ہے مقابلہ کریں گو وہ نہایت قلیل تعداد میں ہیں اور بے سرو سامان ہیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ جو قادر توانا ہے ان کی مدد کریگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے شہروں سے از راہ ظلم و ستم نکال دیا گیا۔ ان کی جائدادیں لوٹ لی گئیں۔ انہیں گھر سے بے گھر کیا گیا ان کے آدمیوں کو مارا گیا اور ان کا سوائے اس کے کوئی قصور نہ تھا کہ انہوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ ہمارا رب اللہ تعالےٰ ہے اور اگر اللہ تعالےٰ اس قسم کی دفاعی جنگ کی اپنے بندوں کو اجازت نہ دیتا تو بے دین اور جابر و ظالم لوگ روئے زمین پر کوئی عبادت گاہ نہ چھوڑتے یہودیوں کے گرجے اور عیسائیوں کی کلیسائیں اور ہندوؤں اور پارسیوں کے مندر اور مسلمانوں کی مساجد جن میں اللہ تعالےٰ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرا دیئے جاتے۔ اور دنیا میں بے دینی اور لامذہبیت کا دور دورہ ہوتا۔ اور اللہ تعالےٰ اس شخص کی ضرور مدد کرتا ہے۔ جو اس کے دین کی مدد کے لئے کمربستہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالےٰ قوی عزیز ہے۔ جس کی مدد وہ کرے اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔

غزوۂ بدر

اس اجازت کے بعد مسلمانوں کی اپنے دشمنوں سے پہلی مٹھ بھیڑ بدر کے مقام پر ہوئی یہ ہجرت کے دوسرے سال کا واقعہ ہے۔ [illegible] رمضان المبارک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک قلیل جماعت کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے حکم سے مشرکین عرب کے مقابلہ پر مدینہ منورہ سے نکلے روانگی سے پیشتر آپ نے اچھی طرح مجاہدین کا جائزہ لیا۔ اور صرف انہی اصحاب کو اپنے ساتھ لیا۔ جو آپ کی نگاہ میں مقابلہ اور مقاتلہ کے قابل تھے۔ لیکن اس وقت مسلمانان مدینہ بوڑھے اور جوان یکساں طور پر اس جہاد میں شریک ہونے کی خواہش رکھتے تھے۔ لیکن کسی کسی کو جانے کی اجازت ہوئی اور باقیوں کو مدینہ منورہ کی حفاظت سپرد ہوئی۔ اب باپ بیٹے اور بھائی بھائی میں بحث ہونے لگی۔ ہر ایک کو جہاد کا شوق تھا ایک دوسرے کو کہتا بھائی تم مدینہ میں رہو اور مجھے جہاد میں جانے دو۔ بیٹا باپ سے کہتا۔ آپ بوڑھے ہیں گھر میں رہئے اور مجھے اجازت دیجئے باپ کہتا نہیں بیٹا میں دنیا کا سب کچھ دیکھ چکا ہوں۔ تم ابھی نوجوان ہو۔ مجھے شہادت کا مرتبہ حاصل کرنے دو۔ تم کو تو پھر کسی نہ کسی جہاد میں شریک ہونے کا موقعہ مل جاوے گا۔ میری زندگی شاید دوسرے موقعہ تک وفا نہ کرے میرے ہاتھ سے یہ موقعہ نہ جانے دو۔ مجھے شہیدوں میں شامل ہونے دو اور مجھ سے جنت نہ چھینو چنانچہ یہی بحث سعیدؓ اور اس کے والد خثیمہؓ میں بھی چھڑ گئی۔ خثیمہؓ کہتا تھا۔ کہ اے بیٹے تو عورتوں اور بچوں کی حفاظت کر اور مجھے اس جہاد میں جانے دے۔ مگر سعیدؓ کہتا تھا کہ نہیں باپ آپ یہاں ٹھہریئے اور مجھے اجازت دیجئے میں شہادت کے لئے مر رہا ہوں خدا میرے نصیب کرے دیکھئے آپ میرے باپ ہیں میری عرض قبول کیجئے۔ مگر خثیمہؓ کہتا تھا کہ نہیں بیٹا میں برداشت نہیں کر سکتا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تو دشمنوں کے مقابلہ پر تشریف لیجائیں اور میں یہاں عورتوں میں بیٹھا رہوں۔ سعیدؓ نے کہا اچھا باپ اگر آپ اصرار کرتے ہیں تو آؤ ہم قرعہ اندازی کر لیں جس کے نام قرعہ نکلے وہ جہاد میں جائے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی۔ اور قرعہ سعیدؓ کے نام نکلا وہ بہت خوش ہوا اور [illegible] سعدؓ بھی اب خاموش ہو رہا۔

ایک اور نوخیز لڑکا عمیر بن ابی وقاص جس کی عمر بمشکل ۱۶ سال کی تھی۔ لشکر میں چھپا پھرتا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں اسے صغیر سن دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں جانے سے روک نہ دیں۔ مگر اس قلیل لشکر میں وہ کب تک چھپا رہ سکتا تھا۔ آخر یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جائزہ میں آ نا بڑا۔ اور وہی اس کی خورد سالی کی وجہ سے جس کو اجازت نہ ملی اس پر وہ [illegible] زار زار رونے لگا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا دل اس کی [illegible] دیکھ کر بھر آیا اور آپ نے اسے اجازت دیدی اور اس کے حق میں دعا کے خیر کی اسی طرح اور چند ایک نوخیز لڑکوں نے رو رو کر اور سخت منت و سماجت سے جہاد میں جانے کی اجازت حاصل کر لی۔

جب سارے لشکر کی مردم شماری کی گئی تو ان کی کل تعداد ۳۱۳ تھی اور باربرداری اور سواری کے لئے صرف ۷۰ اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ اور بالمقابل دشمن کی تعداد ایک ہزار تھی۔ جس میں بڑے نامی گرامی جنگجو اور زرہ پوش تھے۔ اور گھوڑوں پر سوار تھے۔

جب کوچ کی تیاری ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی "کہ میرے اے پروردگار تیرے بندے اور تیرے خلیل ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے شہر مکہ کے بارے میں دعا ئے برکت کی تھی۔ اور تو نے قبول کی تھی۔

اسی طرح میں تیرا بندہ اور تیرا رسول تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو اس شہر مدینہ کو برکت دے۔ اس کے باشندوں پر اپنا فضل کر اس کے اندر کو پرامن اور اسے ہر بلا سے محفوظ رکھ

درخواست دعا۔ مولوی بذل الرحمٰن صاحب بنگالی بیمار ہیں اور آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب انکی صحت اور درازی عمر کیلئے دعا فرما دیں۔

مغربی اور مشرقی پنجاب میں لیڈروں کے دورے

پھر مشترکہ کانفرنس منعقد ہوگی

لاہور ۱۲ ستمبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر لیاقت علی خان آج صبح بذریعہ طیارہ منٹگمری روانہ ہو گئے۔ اُمید ہے کہ شام تک وہ واپس لاہور آجائیں گے۔ دیگر لیڈر بھی آج شام تک فساد زدہ علاقوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد لاہور آجائیں گے۔ توقع ہے کہ کل ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ جس میں مسٹر لیاقت علی۔ پنڈت نہرو سردار عبدالرب نشتر۔ سردار بلدیو سنگھ اور مغربی اور مشرقی پنجاب کے وزراء شامل ہوں گے۔ اس کانفرنس میں اپنے دورہ کی روشنی میں مغربی اور مشرقی پنجاب کی حالت پر دوبارہ غور کیا جائیگا۔ دونوں صوبوں کے پناہ گزینوں کو بسانے کے سوال پر بھی تبادلہ خیالات کیا جائے گا۔

مشرقی پنجاب اور علاقہ دہلی کیلئے جداگانہ فوجی انتظام

حکومت ہند کا اعلان

دہلی ۱۲ ستمبر۔ حکومت ہند نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ دہلی اور مشرقی پنجاب کے رقبہ کو فوجی لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ فسادات کی روک تھام کرنے کیلئے فوج زیادہ سرعت سے کارروائی کر سکے۔ مشرقی پنجاب کی فوجوں کے انچارج جنرل رِیس ہوں گے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر لاہور میں بنایا گیا ہے۔ تاکہ پاکستان کی فوجوں اور مغربی پنجاب کی حکومت کا تعاون حاصل کرنے میں سہولت رہے۔ اس مرکز کے ماتحت کانگڑہ۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ امرتسر کے اضلاع اور گورداسپور اور لاہور کے ضلعوں کے وہ علاقے ہوں گے۔ جو مشرقی پنجاب میں شامل کئے گئے ہیں۔ دوسرا فوجی مرکز دہلی چھاؤنی میں قائم کیا جائے گا۔ اس کے ماتحت انبالہ۔ دہلی۔ رہتک۔ حصار۔ اجمیر اور شملہ وغیرہ کے علاقے ہوں گے۔

مشرقی پنجاب کے مصیبت زدگان کی ہمدردی کیلئے روزے رکھے جائینگے

برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کا فیصلہ

لاہور ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ انگلستان میں رہنے والے مسلمانوں نے مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے مصائب دور کرنے کی خاطر ہر جمعرات اور پیر کو روزے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ روزے اس وقت تک رکھتے چلے جائیں گے۔ جب تک کہ مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کے متعلق اطمینان بخش خبریں موصول نہیں ہوئیں۔

روزوں کے علاوہ برطانیہ کے رہنے والے مسلمانوں نے اپنی جائدادوں کا چھٹا حصہ اور اپنی ایک ماہ کی آمد بھی مشرقی پنجاب کے مصیبت زدگان کے لئے وقف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

پھر اپنے لشکر اور سازوسامان کی طرف نظر کر کے یوں دعا کی۔ کہ "اے میرے پروردگار یہ قلیل جماعت تیرے حکم سے جہاد کرنے جاتی ہے۔ ان کے پاس سواری کا سامان کافی نہیں۔ ان کو سواری دے۔ یہ برہنہ ہیں۔ ان کو لباس دے۔ یہ گرسنہ ہیں۔ ان کو سیر کر یہ محتاج ہیں۔ ان کو اپنے فضل سے غنی کر اور ان کو دشمنوں پر غلبہ دے۔"

بیشک یہ جماعت نہایت قلیل تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ تھا۔ اور ان کو اللہ اور اُس کے رسول صلعم پر کامل ایمان تھا۔ بے شک اُن کے پاس ظاہری سامان نہ تھا۔ سواری کیلئے گھوڑے نہ تھے۔ سب کے پاس تلواریں بھی نہ تھیں۔ اپنے بچاؤ کے لئے زرہیں بھی نہ تھیں۔ مگر اتحاد۔ ایثار۔ صداقت ہمت۔ شجاعت۔ صبر اور قناعت سے مالا مال تھے۔ ان کی لغت میں موت کے معنی حیات تھے زندہ کے معنی غازی اور مقتول کے معنے شہید تھے۔ وہ دنیا کو فانی اور عقبےٰ کو دائم و باقی سمجھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینے اور ظلم کو دنیا سے مٹانے کے لئے اپنی زندگی دے دینے کو اپنی نجات ابدی خیال کرتے تھے۔ اس جنگ کے بعض ایمان افروز واقعات اگلے مضمون میں انشاء اللہ تعالیٰ بیان کروں گا۔ اس موقعہ پر آنحضرت صلعم کی ایک اور دعا کا ذکر کرتا ہوں۔ جب دونوں لشکر ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے اور قتال کا بازار گرم تھا۔ تو اس وقت آنحضرت صلعم اپنے عریشہ سے ان الفاظ میں دعا کر رہے تھے

اللھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ فلن تعبد فی الارض ابدا۔ اور اے خدا اگر اس چھوٹی سی جماعت کو تو نے ہلاک کر دیا۔ اور دشمن کو تباہ کرنے کا موقعہ دیدیا تو پھر اس زمین میں تیری پرستش کبھی نہ کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اس دعا کو سنا۔ اور اس چھوٹی سی جماعت کو اپنے فضل سے دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی بعینہ یہی دعا الہام کی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں صحابہ کی جماعت کے قائم مقام ہے۔ اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اسلام کی خدمت لینا چاہتا ہے۔ اور اس دعا کے حضرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام کئے جانے سے اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو تباہی سے

محفوظ رکھے گا۔ اور آخر کار اُسے غلبہ عطا فرمائیگا۔ لیکن اس کیلئے یہی شرط ہے کہ احمدیہ جماعت کے تمام افراد بوڑھے اور جوان بچے اور عورتیں اسی اخلاص اسی شجاعت اسی صدق و ثبات اسی صبر اور قناعت۔ اسی ہمت اور جرأت کا مظاہرہ کریں۔ جس کا صحابہ کے مردوں اور عورتوں اور بچوں نے کیا تھا۔ ان کے دل ایمان سے بھرے ہوئے ہوں۔ ان کی نظر میں بھی تائید حق کے راستہ میں موت کے معنی زندگی ہوں۔ اور میدان جنگ سے بھاگنے سے جو زندگی ملے۔ اُسے ذلت کی موت خیال کریں۔ مجھے یقین ہے کہ [illegible] آپ کو خدا کے فضل سے بہادر سپاہی ثابت کریں گے۔ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں صحابہ کا نمونہ دکھائیں گے۔

گاندھی جی نے مرن برت رکھ لیا

کلکتہ ۱۲ ستمبر۔ کلکتہ میں برسوں سے پھر فرقہ وارانہ فساد شروع ہو گیا ہے۔ اس فساد سے متاثر ہو کر گاندھی جی نے کل رات کے سوا آٹھ بجے مرن برت رکھ لیا ہے۔ آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آپ اس برت کو اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک کہ کلکتہ کے باشندے فساد کو بالکل بند نہیں کر دیتے۔ آپ نے تو کھلی جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے۔ اور کہا ہے جب کلکتہ میں یہی ہیں۔ ایسی کوششوں کا میاب نہیں ہو سکا۔ تو میں کس منہ سے نواکھلی یا پنجاب جا سکتا ہوں۔ آپ نے کہا۔ اگر میرے برت کا کلکتہ والوں پر کچھ اثر ہوا تو مجھے اُمید ہے۔ کہ پنجاب کے باشندے بھی ہوش میں آئیں گے۔ اور وحشیانہ افعال چھوڑ دیں گے

دو نیشنلسٹ مسلمان مسلم لیگ میں

کراچی ۱۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ سندھ اسمبلی کے دو مسلم نیشنلسٹ خان بہادر مولا بخش اور میر [illegible] بہادر کھوسو نے مسلم لیگ میں شامل ہونے کا فیصلہ [illegible] مولا بخش [illegible] سندھ کے سابق وزیر اعظم مسٹر اللہ بخش مرحوم کے بھائی ہیں۔ اب سندھ اسمبلی کی حزب مخالف صرف تین ممبروں پر مشتمل ہے۔ جو سب کے سب کانگرس پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسمبلی کے کل ممبر ساٹھ ہیں۔